احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 27 نومبر 2010ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 27 نومبر 2010ء 20 ذی الحجہ 1431 ہجری 27 نبوت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 240

سب جنتی ہیں

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک باغ میں تشریف فرما تھے۔ حضرت ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ باری باری وہاں آئے۔ رسول اللہؐ نے ہر ایک کو اندر آنے کی اجازت اور جنت کی بشارت دی اور یہ بھی فرمایا کہ عثمان کو ایک فتنہ پیش آئے گا جس کے بعد وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(صحیح بخاری کتاب المناقب باب مناقب عثمان حدیث نمبر 3419)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بلیٰ من اسلم وجهه لله ....سعادت تامہ کے تینوں ضروری درجوں یعنی فنا اور بقا اور لقا کی طرف اشارت کرتی ہے۔ کیونکہ جیسا کہ ہم ابھی بیان کر چکے ہیں اسلم وجهه لله کا فقرہ یہ تعلیم کر رہا ہے کہ تمام قویٰ اور اعضا اور جو کچھ اپنا ہے خدا تعالیٰ کو سونپ دینا چاہئے اور اس کی راہ میں وقف کر دینا چاہئے اور یہ وہی کیفیت ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں فنا ہے۔ وجہ یہ کہ جب انسان نے حسب مفہوم اس آیت ممدوحہ کے اپنا وجود معہ اس کی تمام قوتوں کے خدا تعالیٰ کو سونپ دیا اور اس کی راہ میں وقف کر دیا اور اپنی نفسانی جنبشوں اور سکونوں سے بکلی باز آ گیا تو بلاشبہ ایک قسم کی موت اس پر طاری ہو گئی اور اسی موت کو اہل تصوف فنا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

پھر بعد اس کے وھو محسن کا فقرہ مرتبہ بقا کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ جب انسان بعد فنا اکمل واتم و سلب جذبات نفسانی۔ الٰہی جذبہ اور تحریک سے پھر جنبش میں آیا اور بعد منقطع ہو جانے تمام نفسانی حرکات کے پھر ربانی تحریکوں سے پُر ہو کر حرکت کرنے لگا تو یہ وہ حیات ثانی ہے جس کا نام بقا رکھنا چاہئے۔

پھر بعد اس کے یہ فقرات فلهٗ اجرهٗ عند ربه ....جو اثبات و ایجاب اجر و نفی و سلب خوف و حزن پر دلالت کرتے ہیں یہ حالت لقا کی طرف اشارہ ہے کیونکہ جس وقت انسان کے عرفان اور یقیناً اور توکل اور محبت میں ایسا مرتبہ عالیہ پیدا ہو جائے کہ اس کے خلوص اور ایمان اور وفا کا اجر اس کی نظر میں وہمی اور خیالی اور ظنی نہ رہے بلکہ ایسا یقینی اور قطعی اور مشہود اور مرئی اور محسوس ہو کہ گویا وہ اس کو مل چکا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جائے کہ گویا وہ اس کو دیکھ رہا ہے اور ہر یک آئندہ کا خوف اس کی نظر سے اٹھ جاوے اور ہر یک گزشتہ اور موجودہ غم کا نام و نشان نہ رہے اور ہر یک روحانی تنعم موجود الوقت نظر آوے تو یہی حالت جو ہر یک قبض اور کدورت سے پاک اور ہر یک دغدغہ اور شک سے محفوظ اور ہر یک درد انتظار سے منزہ ہے لقا کے نام سے موسوم ہے اور اس مرتبہ لقا پر محسن کا لفظ جو آیت میں موجود ہے نہایت صراحت سے دلالت کر رہا ہے کیونکہ احسان حسب تشریح نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت کاملہ کا نام ہے کہ جب انسان اپنی پرستش کی حالت میں خدا تعالیٰ سے ایسا تعلق پیدا کرے کہ گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5 ص 63)

سیدنا بلالؓ فنڈ اور آپ کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

شہداء کے لئے فنڈ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خلافت رابعہ سے قائم ہے اس فنڈ سے شہداء کی فیملیوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جماعت کا فرض ہے کہ ان کا خیال رکھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ ہم ان کا خیال رکھتے رہیں گے۔ تو بہرحال سیدنا بلالؓ فنڈ قائم ہے۔ جو لوگ شہداء کی فیملیوں کے لئے کچھ دینا چاہتے ہوں اس میں دے سکتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 20 جولائی 2010ء)

(مرسلہ: سیدنا بلالؓ فنڈ کمیٹی ربوہ)

سکالرشپس برائے میڈیکل سٹوڈنٹس

2010ء میں کسی حکومتی میڈیکل کالج میں فرسٹ ایئر MBBS میں داخلہ حاصل کرنے والے ضرورت مند احمدی طلباء و طالبات کے لئے سکالرشپس موجود ہیں۔ ایسے ضرورت مند طلباء و طالبات سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست مکرم صدر صاحب/مکرم امیر صاحب جماعت کی تصدیق، ایف ایس سی کی مارکس شیٹ اور ایم بی بی ایس میں داخلہ کے ثبوت (داخلہ فیس کی رسیدات کی نقول وغیرہ) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔ قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2010ء ہے۔ فون نمبر 047-6212473

(نظارت تعلیم)

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان

برائے مجلس انصار اللہ پاکستان

مقابلہ مقالہ نویسی بعنوان ”تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں“

قواعد، ذیلی عناوین و امدادی کتب 11-2010ء

قواعد

☆عنوان مقالہ ”تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں“

☆مقالہ کے الفاظ 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد نہ ہوں۔ ایسے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے جن کے الفاظ کی تعداد 60 ہزار سے کم اور ایک لاکھ بیس ہزار سے زائد ہوگی۔

☆مقالہ نگار پہلے صفحہ پر مقالے کا عنوان، اپنا مکمل نام بمعہ ولدیت، مکمل پوسٹل ایڈریس بمعہ فون نمبرز، اپنی تنظیم اور مجلس کا نام نمایاں طور پر تحریر کریں۔

☆مقالہ نگار اپنے الفاظ کی تعداد کو مقالہ کے ٹائٹل صفحہ پر نمایاں طور سے تحریر کریں۔

☆جن کتب کا حوالہ دیا جائے اُن کے مصنفین، کتاب کا نام، ایڈیشن، مطبع، سنِ اشاعت، جلد وصفحہ نمبر درج کیا جائے۔ اور حوالہ جات کو درست اور واضح طور پر تحریر کیا جائے۔

☆کاغذ کے ایک طرف صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ مقالہ کے دائیں طرف حاشیہ ضرور چھوڑیں۔

☆مقالہ مرکز میں موصول ہونے کی آخری تاریخ 30 ستمبر 2011ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے۔

☆اس مقابلہ میں مجلس انصاراللہ پاکستان کے اراکین شریک ہوسکیں گے۔

☆مجلس انصاراللہ پاکستان کے اراکین اپنے مقالہ جات براہ راست قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان (ربوہ) کو اپنے زعیم کی تصدیق کے ساتھ بھجوائیں۔

☆مقالہ نویس اراکین کی راہنمائی کے لئے ذیلی عناوین اور امدادی کتب کی فہرست دی جارہی ہے۔ تاہم مقالہ نویس ان کتب کے علاوہ مزید کتب سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔ مقالہ تحریر کرتے وقت قیادت تعلیم کی طرف سے دیئے گئے ذیلی عناوین کی پابندی لازمی ہے۔

☆مقالہ نویس مقالہ مرکز میں جمع کروانے سے قبل ایک کاپی اپنے پاس رکھ لیں۔ مرکز میں جمع شدہ مقالہ واپس نہیں کیا جائے گا۔

☆مقالہ نویس اراکین کے لئے تمام قواعد کی پابندی لازمی ہے۔

☆انعامات کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوّل: سیٹ روحانی خزائن + سند امتیاز + 25 ہزار روپے نقد

دوم: سیٹ انوار العلوم + سند امتیاز + 15 ہزار روپے نقد

سوم: سیٹ حقائق الفرقان + سیٹ تفسیر کبیر + سند امتیاز + 10 ہزار روپے نقد

ان تین انعامات کے علاوہ دس انعامات حُسن کارکردگی کی بناء پر اگلی دس پوزیشنز حاصل کرنے والوں کو انعامی کتب اور سند امتیاز کی صورت میں دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مقابلہ میں شرکت کرنے والوں کو سند شرکت بھی دی جائے گی۔

ذیلی عناوین

1- تربیت اولاد کی ضرورت واہمیت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)۔

2- سورۃ لقمان کی آیات سے تربیت اولاد کے دس اصول۔

3- تربیت اولاد اور آنحضرت ﷺ کے ارشادات۔

4- تربیت اولاد کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود کے ارشادات۔

5- تربیت اولاد کے سلسلہ میں خلفائے احمدیت کی نصائح۔

6- تربیت اولاد کے لئے والدین کا اپنا نیک نمونہ پیش کرنا۔

7- تربیت اولاد کا آغاز بچوں کی پیدائش سے ہی کر دینا چاہئے۔

8- تربیت اولاد کے لئے بیوی اور خاوند کے مابین باہمی تعاون کی ضرورت۔

9- خلافت سے محبت اور نظام جماعت اور ذیلی تنظیموں سے وابستگی۔ تربیت اولاد کا زرّیں اصول۔

10- تربیت اولاد کے لئے تحریک وقف نو میں شمولیت کی اہمیت۔

11- تربیت اولاد کے بارے میں آنحضرت ﷺ اور صحابہ رسول ﷺ کے پاکیزہ نمونے۔

12- تربیت اولاد کے لئے حضرت مسیح موعود، حضرت اماں جان، خلفائے احمدیت اور بزرگان سلسلہ کا اسوہ۔

13- تربیت اولاد کا بہترین طریق۔ دردمندانہ دعائیں۔

14- حضرت مسیح موعود کی اولاد کے حق میں دعائیں۔

15- تربیت اولاد میں انصاراللہ کا کردار اور ذمہ داریاں۔

امدادی کتب

1- قرآن کریم۔ 2- کتب احادیث: صحاح ستہ۔ حدیقۃ الصالحین۔ ریاض الصالحین

3- تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود۔ 4- روحانی خزائن۔ 5- ملفوظات۔ 6- مجموعہ اشتہارات۔

7- مکتوبات احمد۔ 8- مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے۔ محترم سیّد میر داؤد احمد صاحب

9- حقائق الفرقان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل۔ 10- خطبات نور۔ 11- تفسیر صغیر + تفسیر کبیر مکمل۔

12- خطبات محمود۔ 13- انوار العلوم۔ 14- تحریک جدید ایک الٰہی تحریک۔ 15- احباب جماعت اور اپنی اولاد سے ایک خطاب۔ 16- خطبات ناصر۔ 17- خطبات طاہر۔ 18- خطابات طاہر (تقاریر جلسہ سالانہ قبل از خلافت) 19- خطبات مسرور۔ 20- سبیل الرشاد (ہر دو حصص)۔ 21- مشعل راہ۔ (مکمل)۔ 22- الازھار لذوات الخمار (مکمل سیٹ)۔ 23 مضامین بشیر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

24- اچھی تربیت کے ذریعے اپنی اولاد کی فکر کرو۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

25- اچھی مائیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ 26- تربیتی مضامین۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

27- چالیس جواہر پارے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔

28- سیرت حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہ۔ مکرم محمود احمد عرفانی صاحب

29- تربیت۔ حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب

30- تنویر القلوب۔ حضرت مرزا عبدالحق صاحب

31- تربیت نفس تربیت اولاد۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب

32- تربیت اولاد کے لئے والدین کی ذمہ داریاں۔ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب

33- تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں۔ مکرم مبارک محمود پانی پتی صاحب

34- احادیث الاخلاق۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

35- حضرت محمد ﷺ۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

36- روشن ستارے۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف

37- سیرت صحابہؓ رسولؐ۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

38- اسوہ انسان کامل۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

39- 700 احکام خداوندی۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

40- لباس۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

41- مشترکہ خاندانی نظام۔ مکرم حنیف احمد محمود صاحب

42- سیرت حضرت اماں جان۔ لجنہ اماء اللہ لاہور

43- سیرت حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ۔ لجنہ اماء اللہ لاہور

44- مضامین ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ لجنہ اماء اللہ کراچی

45- تربیت اولاد۔ اطفال الاحمدیہ ربوہ۔ 46- تربیت کے تقاضے۔ مکرم محمد سعید احمد صاحب

47- بچوں کی پرورش۔ مکرمہ امۃ الرقیب صاحبہ

48- حقوق والدین۔ مکرمہ عظمیٰ مبارکہ صاحبہ

49- صد سالہ خلافت جوبلی پر لجنہ اماء اللہ پاکستان اور خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے شائع ہونے والی سیرت کی تمام کتب۔

رسائل

”ریویو آف ریلیجنز“ (اردو)۔ ”الفرقان“۔ ماہنامہ: ”انصاراللہ“۔ ”خالد“۔ ”مصباح“۔ ”تشحیذ الاذہان“۔

اخبارات

الحکم۔ البدر۔ الفضل۔ الفضل انٹرنیشنل

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

حضرت سلمان فارسیؓ

نام ونسب

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سلمان فارسیؓ ملک ایران کے شہر رامہرمز یا اصفہان کے باشندے تھے۔ وہ آب الملک کی نسل سے تھے۔ نسب نامہ یہ ہے، مابہ بن بوذخشان بن مورسلان بن بہوذان بن فیروز بن سھرک۔

اسلام سے پہلے ایران کے مجوسی اور آگ پرست مذہب سے تعلق تھا، نیک فطرت اور طبیعت کی ازلی سعادت انہیں تلاش حق کے طویل سفر کے بعد بالآخر رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لے آئی۔ اس دوران انہوں نے کئی ملکوں کی خاک چھانی، کئی راہبوں اور نصرانی رہنماؤں کی صحبت میں رہے۔ بعض یہودی مالکوں کے پاس غلام رہ کر قیام کیا۔ آخر مدینہ پہنچ کر تحقیق حق کے بعد اسلام قبول کرنے کی توفیق پائی۔

ان سے جب نسب کے بارہ میں پوچھا جاتا تو کیا خوبصورت جواب دیتے کہ ”میں اسلام کا بیٹا سلمان ہوں۔“ اور اس میں کیا شک ہے کہ وہ خدا اور اس کے دین کی خاطر اپنے وطن اور آباؤاجداد کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے اسلام کے کامل فرمانبردار بن گئے تھے۔ تبھی تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا ”سَلْمَانُ مِنَّا اَھْلَ الْبَیْتِ کہ سلمان ہمارے اہل بیت سے ہے“۔ کتنا خوش قسمت تھا سلمانؓ جس نے عجمی ہو کر رسولؐ عربی سے اطاعت ووفا کا ایسا ناطہ جوڑا کہ آپ کے روحانی اہل بیت میں شامل ہوگیا۔ تبھی تو اصحاب رسولؐ انہیں ”سلمان الخیر“ کے لقب سے یاد کرتے تھے گویا ان کا وجود خیر و بھلائی کا مجسمہ تھا۔

(اسد الغابہ جلد2 ص328، اصابہ جز3 ص113)

سورۃ جمعہ کے نزول کے موقع پر جب رسول کریم ﷺ سے سوال ہوا کہ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ (الجمعہ:4) سے دوسرا کونسا گروہ مراد ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ مبعوث ہو کر تعلیم و تزکیہ فرمائیں گے۔ آپؐ نے اسی اسلام کے بیٹے حضرت سلمانؓ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا کہ اگر ایمان ثریا ستارے کی بلندی پر بھی اٹھ گیا تو سلمانؓ کی قوم سے ایک مرد یا کچھ لوگ اسے واپس زمین پر اتار لائیں گے۔“ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الجمعہ)

حضرت سلمانؓ کی زندگی کی کہانی جہاں ایک مذہبی آدمی کیلئے سبق آموز اور ایمان افروز ہے وہاں ایک عام انسان کیلئے بھی نہایت دلچسپ ہے۔ ان کی آپ بیتی خود انہی کی زبانی مختلف ومتفرق روایات کو جمع کرنے سے جو روپ دھارتی ہے۔ وہ کچھ یوں ہے۔

آپ بیتی

”میں (سلمان) اصبہان کی بستی حیّ کا رہنے والا ایک ایرانی ہوں۔ میرے والد علاقہ کے زمیندار تھے، میں ان کی پیاری اولاد تھا۔ وہ مجھے دنیا کی ہر چیز سے زیادہ چاہتے تھے۔ اسی وجہ سے گھر سے باہر ایک قدم نہ رکھنے دیتے۔ لڑکیوں کی طرح گھر میں رکھ کر میری پرورش کی۔ میں نے فارسی زبان سیکھی اور مجوسی مذہب کے متعلق بڑی محنت سے کافی معلومات حاصل کیں۔ یہاں تک کہ آتش کدہ کا مستقل خادم بن گیا جس کا کام اس کی آگ کو ہمہ وقت روشن رکھنا اور کسی لحظہ بھی بجھنے نہ دینا تھا۔

میرے باپ کی بہت بڑی جاگیر تھی۔ ایک روز وہ اپنی عمارت کی تعمیر کے کام میں مصروف تھے۔ مجھے کہا کہ آج میں اس عمارت کی مصروفیت کے باعث زمینوں پر نہیں جاسکتا۔ تم جا کر کام دیکھ آؤ مگر زیادہ دیر نہ کرنا کہ مجھے جاگیر سے زیادہ تمہاری فکر ہو جائے۔ وہاں جو کام وہ کروانا چاہتے تھے اس کے متعلق مجھے ہدایات دیں۔ میں گھر سے زمینوں پر جانے کے ارادے سے نکلا، راستہ میں عیسائیوں کے گرجا کے پاس سے گزرا تو ان کی آوازیں سنیں وہ دعا ومناجات کر رہے تھے۔ چونکہ والد نے مجھے گھر میں ایک طرح سے قید ہی کر رکھا تھا اس لئے مجھے باہر کے لوگوں کے معاملات کا زیادہ علم نہیں تھا، آواز سن کر اندر گیا کہ دیکھوں وہ کیا کر رہے ہیں۔ ان کی عبادت کا طریق مجھے اچھا لگا۔ میرا میلان ادھر ہوگیا، اور ان کے بارے میں میری دلچسپی بڑھ گئی۔ میں نے دل میں کہا خدا کی قسم! یہ مذہب ہمارے آتش پرست دین سے کہیں بہتر ہے۔ واللہ! میں ان سے جدا نہ ہوسکا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ نہ تو میں زمینوں میں جاسکا اور نہ ہی گھر واپس لوٹا۔ ادھر میرے والد کو میرے دیر تک گھر نہ پہنچنے سے پریشانی لاحق ہوئی اور انہوں نے میری تلاش میں لوگوں کو بھیجا۔

دین کا شوق

نصرانی مذہب مجھے پسند آیا میں نے مسیحیوں سے پوچھا کہ اس دین کا مرکز کہاں ہے، انہوں نے کہا ملک شام میں۔

ادھر میرے والد تمام کاموں سے بیزار مسلسل میری تلاش میں تھے۔ میرے واپس آجانے پر انہوں نے مجھے کہا بیٹے تم کہاں چلے گئے تھے؟ میں نے تمہیں جلد لوٹنے کی تاکید نہیں کی تھی؟ میں نے کہا پیارے ابا! میں ایک گرجے کے پاس سے گزرا جس میں کچھ لوگ عبادت کر رہے تھے۔ اسے دیکھ کر مجھے ان کا مذہب بہت پسند آیا۔ میں شام تک وہیں رکا رہا۔ مجھے لگتا ہے کہ ان کا دین ہمارے دین سے کہیں بہتر ہے۔ میرے والد بولے بیٹے! اس دین میں کوئی خیر و بھلائی نہیں۔ تمہارا اپنا دین اور تمہارے آباؤاجداد کا دین اس سے کہیں بہتر ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم! ہرگز نہیں، وہ دین ہمارے دین سے بہرحال بہتر ہے۔ تب ابا نے مجھے بہت ڈرایا۔ میرے پاؤں میں زنجیریں ڈال دیں۔ مجھے گھر میں قید کر دیا۔

سفر شام

قید کے دوران نصرانیوں نے مجھ سے رابطہ کیا میں نے انہیں پیغام بھجوایا کہ جب تمہارے پاس شام سے عیسائی تاجروں کا کوئی قافلہ آئے تو مجھے اس کی اطلاع کرنا۔ میں نے انہیں بتا دیا تھا کہ میں ان کا مذہب درست سمجھتا ہوں اور ان سے درخواست کی کہ مجھے ملک شام جانے والے کسی شخص کا پتہ دیں۔ اس کے بعد ان کے پاس شام کے عیسائی تاجروں کا ایک وفد آیا تو انہوں نے مجھے اس کی اطلاع کی۔ میں نے کہا جب یہ قافلہ اپنے تجارتی کام ختم کر کے واپس اپنے ملک جانے لگے تو مجھے دوبارہ اطلاع کرنا۔ واپسی کے وقت انہوں نے پھر مجھے اطلاع کی۔ میں نے اپنے پاؤں سے زنجیریں اتار پھینکیں اور ان کے ساتھ شریک سفر ہو کر ملک شام جا پہنچا۔

دوسری روایت میں ملک شام تک پہنچنے کی بعض اور تفصیلات حضرت سلمانؓ کی زبانی اس طرح ہیں کہ ہمارا تعلق مجوسی مذہب سے تھا۔ میری بستی کے لوگ سیاہ وسفید گھوڑے کی پوجا کرتے تھے جس کی کچھ حقیقت نہ تھی۔ اہل جزیرہ کا ایک عیسائی جب ہمارے علاقہ سے گزرتا تو ہمارا مہمان ٹھہرتا تھا۔ اس سے راہ و رسم تھی۔ رفتہ رفتہ اس نے ہمارے علاقہ میں اپنا گرجا بھی بنا لیا۔ میں اس زمانہ میں فارسی لکھنا پڑھنا سیکھ رہا تھا۔ ایک اور لڑکا بھی میرے ساتھ پڑھتا تھا ایک دن وہ روتا ہوا آیا اور یہ بتایا کہ اس کے والد نے اسے اس گرجا میں جانے کی وجہ سے مارا ہے۔ اس نے کہا کہ تم بھی کبھی گرجے آؤ تو بہت خوبصورت باتیں سنو گے۔ چنانچہ اس کے ساتھ مجھے بھی گرجا جانے کا موقع ملا۔ دراصل جب سے میں نے ہوش سنبھالی میرے دل میں اللہ تعالیٰ نے جستجو پیدا کر دی کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے؟ اس راہب سے ہم نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور جنت وجہنم اور بہترین مذاہب کے بارے میں پوچھا اس نے کہا کیا تم اپنا دین چھوڑ دو گے؟ میں نے کہا ہاں اگر وہ افضل دین ہو اور آسمان وزمین کے خالق کا پتہ دے۔ الغرض اس نے ہمیں بہت عمدہ جواب دئے۔ میں اس کے پاس زیادہ آنے جانے لگا، میرے ساتھی طالب علموں کو پتہ چلا تو وہ بھی ساتھ آنے لگے۔ ہماری بستی والوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے نصرانی سے کہا کہ اگرچہ تم اچھے ہمسائے ہو مگر ہمیں اپنے بچوں کے بارہ میں خوف ہے کہ تم انہیں دین کے بارہ میں فتنہ میں نہ ڈال دو اس لئے یہاں سے کوچ کرو۔ جاتے ہوئے راہب نے اس لڑکے کو بھی ساتھ لے جانا چاہا مگر اس نے والدین کی وجہ سے مجبوری ظاہر کی۔ ہم نے رامہرمز پہاڑ سے پیدل سفر شروع کیا راستہ میں اللہ پر توکل کرتے اور درختوں کے پھل کھاتے ہوئے گزارا کیا اور جزیرہ پہنچے پھر نصیبین آئے میرے ساتھی راہب نے کہا کہ یہاں کچھ عبادت گزار لوگ آباد ہیں جن سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں ہم اتوار کے دن ان کے پاس گئے تو ملاقات ہوئی۔ وہ ہمارے ساتھی کو دیکھ کر بہت خوشی سے ملے اور لمبا عرصہ غیر حاضر رہنے کا پوچھا اس نے بتایا کہ ایران میں بعض بھائیوں سے ملنے گیا تھا۔

راہبوں کے ساتھ

وہاں سے چلنے لگے تو میں نے کہا مجھے انہیں لوگوں کے پاس چھوڑ دیں انہوں نے کہا آپ ان جیسی طاقت نہیں رکھتے۔ یہ تو اتوار سے اگلے اتوار تک ہفتہ کا روزہ رکھتے ہیں اور پوری رات جاگتے ہیں۔ ان میں ایک نوجوان کسی بادشاہ کا بیٹا بھی تھا جو حکومت و دولت چھوڑ کر رہبانیت اختیار کر چکا تھا۔ اب میں ان کے ساتھ رہنے لگا۔ شام ہوئی تو شاہی خاندان کے اس نوجوان نے کہا یہ نوعمر لڑکا ہلاک ہو جائے گا، مناسب ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اسے اپنے زیر تربیت رکھ لے۔ سب نے کہا کہ تم ہی اسے اپنے ساتھ رکھ لو۔ تب انہوں نے مجھے کہا اے سلمان! یہ روٹی ہے اور یہ سالن۔ جب سورج غروب ہو تو کھانا کھا لینا اور جب اٹھو تو روزہ رکھ لینا اور جب جتنا جی چاہے نماز پڑھ لینا اور تھک جاؤ تو آرام کرنا پھر وہ اپنی عبادت میں ایسا مصروف ہوا کہ اس کے سوا اس نے میرے سے کوئی بات نہ کی نہ میری طرف دیکھا یہاں تک ایک ہفتہ گزر گیا کوئی مجھ سے کلام نہ کرتا تھا۔ ساتویں دن اتوار کو جب وہ اکٹھے ہو کر افطار کرتے تو ملاقات پر دعا سلام ہوتی پھر پورا ہفتہ چپ کا روزہ۔ میں تنہائی کے غم کا شکار وہاں سے بھاگنے کے منصوبے بنانے لگا پھر خیال آیا کہ دو تین دن اگلے اتوار تک صبر کر لوں۔ وہ لوگ مجھے ساتھ لے گئے اور گوشت روٹی سے خوب تواضع کی۔ پھر ہفتہ بھر کیلئے شہزادہ عبادت میں مصروف ہوگیا۔

اس کے بعد ایک دن اس نے مجھے کہا اے سلمان! میں ذرا آرام کرنے لگا ہوں۔ جب سایہ فلاں جگہ پہنچے تو مجھے جگا دینا میں نے اس کی تھکان کی وجہ سے ترس کھا کر نہ جگایا۔ وہ گھبرا کر اٹھا اور ناراض ہوا کہ میں نے کیوں اسے نہ جگایا میں نے کہا آپ کے آرام کی خاطر ایسا کیا۔ انہوں نے کہا اے سلمان تیرا بھلا ہو یاد رکھو! آج روئے زمین پر سب سے بہترین مذہب نصرانی ہے۔ میں نے کہا کیا آئندہ اس سے بہتر کوئی دین ہوگا؟ یہ ایک ایسا جملہ تھا جو میری زبان سے بے ساختہ نکل گیا۔ اس نے کہا ہاں قریب ہے کہ ایک نبی مبعوث ہو۔ اگر اسے پاؤ تو اس کی پیروی کرنا۔ میں نے کہا اگر وہ نصرانی دین چھوڑنے کیلئے کہے تو بھی؟

اس نے کہا ہاں وہ نبی ہوگا۔ سوائے حق کے کچھ نہ کہے گا۔ خدا کی قسم اگر میں اس کا زمانہ پاؤں اور وہ مجھے آگ میں کودنے کا حکم دے تو میں ایسا کر گزروں۔

پھر وہ بیت المقدس سے نکلا تو ہم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو ٹانگوں سے معذور تھا۔ اس نے اسے کہا تم معبد کے اندر گئے تو بھی مجھے کچھ نہ دیا۔ اب جاتے ہوئے ہی کچھ دے جاؤ۔ وہ اس کی طرف متوجہ ہوا مگر اس کے ساتھ نظریں ملائے بغیر کہا کہ مجھے اپنا ہاتھ دو۔ اس نے ہاتھ دیا تو اس نے کہا کہ اللہ کے نام سے کھڑے ہو جاؤ وہ معذور صحیح سالم کھڑا ہو گیا اور اپنے گھر چل پڑا۔ میں تعجب سے اسے دیکھتا رہا اور ادھر میرا شہزادہ تیزی سے قدم اٹھاتا ہوا غائب ہو گیا۔

نصرانی اسقف کا حال

میں نے اہل شام سے پوچھا کہ اس دین کا سب سے بہترین شخص اور بڑا عالم کون ہے؟ انہوں نے کہا اُسقف یعنی پادریوں کا سردار۔ میں اس کے پاس چلا گیا اور اسے کہا کہ مجھے اس دین سے محبت پیدا ہو گئی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ گرجا میں رہ کر آپ کی خدمت کروں۔ آپ سے علم سیکھوں اور عبادت کروں۔ اس نے کہا ٹھیک ہے تم آ جاؤ۔ میں گرجا آ گیا۔ مگر وہ شخص بہت برا انسان نکلا۔ وہ لوگوں کو صدقہ وخیرات کی تحریک کرتا تھا اور جب جرأت ملتی تو وہ اپنے لئے جمع کر کے رکھ دیتا اور غریبوں اور مسکینوں کو نہ دیتا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے سات گھڑے جمع ہو گئے۔ اس کے کاموں کی وجہ سے میرے دل میں اس کیلئے سخت نفرت پیدا ہو گئی۔ جب وہ فوت ہوا تو مسیحی اسے دفن کرنے کیلئے آئے۔ میں نے انہیں اس کی ساری کرتوتیں کھول کر بتا دیں۔ پہلے تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ میں نے کہا میں تمہیں اس کا مال اور خزانہ دکھا سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا اچھا ہمیں دکھاؤ۔ جب میں نے انہیں وہ جگہ بتائی تو واقعی وہاں سے سونے اور چاندی سے بھرے سات گھڑے نکلے جنہیں دیکھ کر انہوں نے کہا۔ خدا کی قسم ہم اسے ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ پھر انہوں نے اسے سولی پر چڑھایا اور پتھروں سے سنگسار کر دیا۔

پھر اس کی جگہ وہ ایک اور شخص کو لے آئے جو دین کا بڑا عالم وفاضل تھا اور اخروی زندگی میں رغبت رکھنے والا عابد وزاہد اور بے حد نیک انسان تھا۔ میں نے کوئی پانچ نمازیں پڑھنے والا اس سے افضل نہیں دیکھا۔ نہ ہی دن رات میں کوئی اس سے زیادہ نیکی پر مداومت اختیار کرنے والا پایا۔ مجھے اس سے ایسی محبت ہو گئی کہ اس سے پہلے کسی سے نہیں ہوئی تھی۔ میں ایک عرصہ اس کے پاس ٹھہرا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو میں نے کہا کہ اے نیک بزرگ! آپ کیلئے تو اللہ کا حکم آ گیا ہے۔ اب مجھے کس کے سپرد کرتے ہیں اور کیا حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا میرے بیٹے خدا کی قسم مجھے کسی شخص کا پتہ نہیں جو آج اس دین اور اس کی سچی تعلیم پر قائم ہو جس پر میں قائم ہوں۔ نیک لوگ مر گئے اور بعد والوں نے دین کو بدل دیا اور اس کی بہت ساری باتیں ترک کر دیں۔ ہاں البتہ موصل میں فلاں شخص موجود ہے وہ میرے مسلک پر ہے تم اس کے پاس چلے جانا۔ ان کی وفات تک میں ان کے ساتھ انہی کے مسلک پر رہا۔

سفر موصل و نصیبین

وفات کے بعد میں نے موصل آ کر اس دوسرے بزرگ سے ملاقات کی اور اسے اپنا سارا حال سنا کر بتایا کہ فلاں بزرگ نے مجھے آپ سے ملاقات کی وصیت کی تھی اور بتایا تھا کہ آپ ان کے نیک مسلک پر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے آپ میرے پاس رہو۔ میں نے انہیں بھی بہترین انسان پایا وہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو عبادت کرتا تھا اور واقعی اپنے ساتھی کے مسلک پر قائم تھا۔

تین سال یہاں گزارے اور سرکہ تیل اور کچھ دانوں پر گزر اوقات ہوتی رہی پھر ان کو بھی خدا کے حضور سے بلاوا آ گیا تو میں نے عرض کیا کہ فلاں بزرگ نے مجھے آپ کے پاس بھجوایا تھا۔ اب آپ مجھے کیا وصیت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم! مجھے اہل مشرق میں کسی ایسے شخص کا علم نہیں جو ہمارے مسلک پر ہو سوائے نصیبین میں ایک شخص کے اور وہ فلاں بزرگ ہے۔ تم اسے جا کر ملو اسے میرا سلام کہنا۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد میں نصیبین کے بزرگ کے پاس چلا گیا اور اسے اپنے حالات سے آگاہ کر کے بتایا کہ فلاں بزرگ نے مجھے آپ سے ملاقات کیلئے فرمایا تھا۔ انہوں نے بھی مجھے اپنے پاس ٹھہرایا۔ انہیں بھی میں نے پہلے دونوں بزرگوں جیسا ہی پایا۔ میں نے اس بہترین شخص کے ساتھ زندگی کے تین سال اور گزارے۔ بالآخر اسے بھی موت نے آن لیا۔

عموریہ کا سفر اور نبی موعود کی علامتیں

بوقت وفات ان سے بھی میں نے وہی سوال کیا کہ مجھے کیا وصیت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم! ہمیں معلوم نہیں کہ اب کوئی شخص روئے زمین پر ہمارے مسلک پر ایسا باقی رہ گیا ہے جس کے پاس تم جاؤ۔ ہاں عموریہ میں ایک شخص ایسا ہے جو ہمارے جیسا ہے۔ اگر تم پسند کرو تو وہاں چلے جاؤ۔

ان کی وفات کے بعد میں عموریہ کے بزرگ کے پاس گیا۔ انہیں اپنے حالات سے مطلع کیا۔ انہوں نے کہا کہ میرے پاس ٹھہر جاؤ میں نے اسے بھی اپنے ساتھیوں کے مسلک اور نیک اخلاق پر پایا۔ اس دوران میں نے محنت کر کے مال بھی کمایا اور کچھ گائیں بکریاں جمع کر لیں۔ پھر ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے پوچھا کہ اب آپ مجھے کوئی وصیت کریں۔

انہوں نے کہا خدا کی قسم! مجھے روئے زمین پر کسی شخص کا علم نہیں جس کے بارے میں تمہیں نصیحت کروں کہ وہاں چلے جاؤ۔ البتہ ایک نبی کی بعثت کا زمانہ آ چکا ہے۔ جس کی بشارت حضرت عیسیٰؑ نے دی تھی۔ وہ دین ابراہیمی کے ساتھ مبعوث ہوگا۔ سرزمین عرب سے نکلے گا۔ دو پتھریلے میدانوں کے درمیان ایک کھجوروں والی سرزمین کی طرف ہجرت کرے گا۔ اس کی کچھ علامتیں بڑی واضح ہوں گی۔ وہ تحفہ لے لے گا مگر صدقہ نہیں کھائے گا۔ اس کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہر نبوت ہوگی۔ اگر تم اس ملک میں جا سکو تو ضرور جاؤ۔ پھر وہ فوت ہو گئے اور میں ایک زمانہ تک عموریہ میں ہی ٹھہرا رہا۔

یہود مدینہ کی غلامی

پھر کرنا خدا کا کیا ہوا کہ قبیلہ کلب کے کچھ تاجروں کا ہمارے شہر سے گزر ہوا۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اپنی گائیں اور بکریاں تمہیں دیتا ہوں۔ تم مجھے عرب کی سرزمین میں پہنچا دو۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ میں نے وہ جانور ان کو دیدیے۔ انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سوار کروالیا اور مجھے وادی القریٰ میں لے آئے۔ یہاں آ کر انہوں نے مجھ سے زیادتی کرتے ہوئے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ میں اس کے پاس رہا۔ وہاں کھجور کے باغات دیکھ کر میں امید کرتا تھا کہ شاید یہی وہ شہر ہو جس کے بارے میں اس بزرگ نے مجھے بتایا تھا۔ مگر میرا دل مطمئن نہ تھا۔ میرے وہاں قیام کے دوران اس کا چچازاد بھائی مدینہ سے مکہ آیا۔ جو بنو قریظہ قبیلہ سے تھا۔ وہ مجھے خرید کر مدینہ لے آیا۔ خدا کی قسم! مدینہ کو دیکھتے ہی مجھے یقین ہو گیا کہ یہ وہی شہر ہے جس کی نشانیاں عموریہ کے بزرگ نے بتائی تھیں۔ میں مدینہ ٹھہر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ میں اپنا رسول مبعوث فرمایا تھا۔ میں غلامی کے کام کاج میں ایسا مصروف ہوا کہ اس کی خبر تک نہ ہوئی۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے مدینہ ہجرت فرمائی۔ خدا کی قسم! میں کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا اپنے مالک کا کام کر رہا تھا۔ میرا مالک نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا چچازاد بھائی اس کے پاس آیا اور کہا ''اللہ بنی قیلہ کو قتل کرے۔ خدا کی قسم! وہ اب قباء میں ایک ایسے شخص کے ساتھ اکٹھے ہو رہے ہیں جو مکہ سے ان کے پاس آیا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ نبی ہے''۔

سلمانؓ کہتے ہیں یہ سنتے ہی میں چونک اٹھا۔ میری توجہ اپنے کام سے ہٹ گئی اور مجھے لگا کہ میں درخت سے اپنے مالک کے اوپر گر پڑوں گا۔ پھر میں کھجور کے درخت سے اترا اور ان کے چچازاد سے بار بار پوچھنے لگا کہ تم کیا بات کر رہے تھے؟ اس پر میرا مالک سخت ناراض ہوا اور مجھے زوردار طمانچہ رسید کر کے کہا تمہیں اس سے کیا غرض؟ میں نے کہا کچھ نہیں میں تو صرف ان کی بات کی وضاحت چاہتا تھا۔

ایک اور روایت میں مدینہ پہنچنے کی مزید تفصیل حضرت سلمانؓ کی زبانی یوں ہے۔ دریں اثناء مدینہ کی طرف ایک تجارتی قافلہ آیا، انہوں نے بتایا کہ نسل ابراہیم سے ایک دعویدار پیدا ہوا ہے جس کی قوم اس سے برسرپیکار ہے۔ وہ مدینہ آیا ہے، ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں ہماری تجارت اس سے متاثر نہ ہو جائے مگر وہ اب مدینہ کا مالک ہو چکا ہے۔ میں نے کہا اس کی قوم کے لوگ اسے کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا وہ اسے ساحر اور مجنون کہتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ یہی تو اس کی نشانی ہے۔ پھر میں نے قافلہ کے سردار سے بات کی کہ مجھے بھی اپنے ساتھ مدینہ لے جاؤ۔ اس نے کہا کیا معاوضہ دو گے؟ میں نے کہا میرے پاس دینے کو تو کچھ نہیں بس مجھے اپنا غلام بنا لو۔ دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے قافلہ والوں سے کہا کہ مجھے اپنے ساتھ سوار کروا لو۔ مجھے بس روٹی کا ایک ٹکڑا دے دیا کرنا اور اپنے شہر جا کر چاہو تو غلام رکھ لینا اور چاہو تو بیچ دینا۔ جب ان کے شہر پہنچے تو اس شخص نے مجھے کھجور کے باغ میں پانی دینے پر لگا دیا۔ جیسے اونٹ پانی کھینچتا ہے اس طرح پانی کھینچ کھینچ کر میری پشت اور سینہ میں نشان پڑے۔

یہاں کوئی میری زبان نہیں سمجھتا تھا ایک دن ایک ایرانی بڑھیا پانی لینے آئی جو میری زبان جانتی تھی۔ اس سے میری بات ہوئی، میں نے اس سے کہا کہ مجھے اس دعویدار شخص کے بارہ میں کچھ بتاؤ وہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد فلاں جگہ سے گزریں گے تو تم ان سے مل سکو گے چنانچہ اگلے روز کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں نے اپنے مالکوں کے گھرانے میں نبی کریم ﷺ کا ذکر سنا۔ اس گھر میں باعزت گزارہ ہو رہا تھا۔ میں نے گھر کی مالکہ سے کہا کہ مجھے ایک دن کی رخصت دو۔ وہ مان گئی تو میں نے جا کر اس دن لکڑیاں کاٹیں اور ان کو بیچ کر کھانا تیار کیا اور وہ کھانا لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ صدقہ ہے۔ جو حضورؐ نے نہیں کھایا اور صحابہ کو دے دیا۔

حصول مراد

ایک اور روایت میں حضرت سلمانؓ نے یہ تفصیل بھی بیان کی ہے کہ اسی زمانے میں میں نے کھجور کی شاخوں سے چٹائی بننے کا کام سیکھا۔ میں ایک درہم سے چٹائی کا سامان خرید کر دو درہم میں چٹائی تیار کر کے بیچتا تھا اور ایک درہم خود استعمال میں لاتا تھا۔ مجھے پسند تھا کہ اپنے ہاتھ سے روزی کما کر کھاؤں۔ اسی دوران پتہ چلا کہ مکہ میں نبی ﷺ کا ظہور ہو چکا ہے پھر وہ ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ میں نے سوچا کہ موعود علامتوں اور نشانیوں سے متعلق ان کی آزمائش کروں۔ چنانچہ بازار سے اونٹ کا گوشت ایک درہم میں خریدا اور اس سے ثرید تیار کر کے رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بتایا کہ یہ صدقہ ہے آپ نے نہیں کھایا۔ اس وقت تک میرے پاس کچھ کھجوریں بھی جمع ہو چکی تھیں۔ شام ہوئی تو وہ کھجوریں اور رقم لے کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں قباء میں حاضر ہوا اور عرض کیا

کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ایک نیک انسان ہیں اور آپ کے ساتھ غریب اور صاحب حاجت لوگ ہیں۔ میرے پاس صدقہ کی کچھ رقم جمع تھی۔ میرے خیال میں آپ لوگوں سے زیادہ اس کا مستحق اور کوئی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا کہ تم کھاؤ اور خود اپنا ہاتھ روکے رکھا اور کچھ نہیں کھایا۔ میں نے دل میں سوچا کہ لو ایک علامت تو پوری ہوگئی۔ پھر میں واپس چلا گیا اور کچھ اور کھجوریں جمع کیں اور رسول کریم ﷺ بھی قباء سے مدینہ منتقل ہوگئے۔ پھر میں آپؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ میں نے دیکھا ہے۔ کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے اور اب میں آپ کے اکرام کی خاطر تحفہ لے کر آیا ہوں۔ رسول کریمؐ نے اس میں سے کھایا اور صحابہ نے بھی ساتھ کھایا۔ میں نے دل میں کہا دو نشانیاں پوری ہوگئیں۔

پھر میں بقیع الغرقد میں رسول کریم ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ اپنے صحابہ کے ایک جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے۔ آپؐ نے دو چادریں زیب تن فرمائی تھیں اور صحابہ کے درمیان تشریف فرما تھے۔ میں گھوم کر آپ کی پشت کی طرف آ کر دیکھنے لگا کہ وہ مہر نبوت نظر آجائے جس کی نشانی بزرگ موصوف نے مجھے بتائی تھی۔ جب رسول کریم ﷺ نے مجھے گھومتے دیکھا تو آپ کو پتہ چل گیا کہ میں کسی بیان کردہ نشانی کی توثیق کرنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے اپنی پشت سے چادر اٹھا دی اور میں نے مہر نبوت دیکھ کر آپ کو پہچان لیا۔ پھر کیا تھا میں تو آپؐ سے چمٹ گیا۔ آپؐ کو چومنے لگا اور ساتھ روتا جاتا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب سامنے بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا اور اپنا سارا قصہ آپ کو کہہ سنایا۔ رسول اللہ ﷺ کو میری کہانی بہت پسند آئی اور آپ کو خواہش ہوئی کہ سارے صحابہ بھی یہ دلچسپ واقعہ سنیں۔

رسولؐ خدا سلمانؓ کی آزادی میں کوشاں

غلامی کے باعث میں رسولؐ اللہ کے ساتھ غزوہ بدر اور احد میں شامل نہ ہوسکا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالک سے مکاتبت کرلو یعنی اپنی آزادی کیلئے قیمت مقرر کروا کے اس کی ادائیگی شروع کرو۔ میں نے اپنے مالک سے معاہدہ کیا کہ میں اسے تین سو کھجور کے پھلدار پودے کاشت کرکے دوں گا اور چالیس اوقیہ سونا نقد ادا کردوں گا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا اپنے ساتھی کی مدد کرو۔ چنانچہ سب صحابہ نے کھجور کے درخت مہیا کرنے میں میری مدد کی۔ کسی نے تیس درخت کسی نے بیس درخت کسی نے پندرہ اور کسی نے دس۔ الغرض ہر شخص نے اپنی استطاعت کے مطابق مدد کی اور تین سو کھجور کے پودے اکٹھے ہوگئے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے سلمان! اب جاکر یہ پودے گاڑنے کیلئے گڑھے کھودنے شروع کرو۔ جب اس سے فارغ ہوجاؤ تو میرے پاس آنا۔ میں نے گڑھے کھود کر رسولؐ اللہ کو اطلاع کی تو آپؐ میرے ساتھ تشریف لے گئے۔ ہم کھجور کا ایک پودا اٹھا کر رسولؐ اللہ کے قریب کرتے تھے اور رسولؐ اللہ اپنے دست مبارک سے اسے گاڑتے تھے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں سلمانؓ کی جان ہے ان پودوں میں سے ایک بھی ضائع نہیں ہوا۔ اب حسب معاہدہ درخت لگانے کا کام تو مکمل ہوا چالیس اوقیہ کی ادائیگی باقی تھی۔

رسول اللہ ﷺ کی غلامی اور آپؐ کی شفقت

ایک اور روایت میں حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ میرے مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہود سے خرید لیا۔ نقد درہم کے ساتھ قیمت میں یہ شرط طے پائی کہ میں تین سو کھجوروں کا ایک باغ یہودیوں کو لگا کر دوں۔ جب وہ باغ پھل دینے لگے گا تو میں آزاد ہوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے تمام درخت لگائے سوائے ایک درخت کے جو حضرت عمرؓ نے لگایا۔ رسولؐ اللہ نے کھجور کی جڑوں میں پانی ڈالنے کا طریق بھی مجھے سمجھایا۔ اگلے سال تمام درختوں نے پھل دیا سوائے اس ایک درخت کے۔ رسولؐ اللہ نے پوچھا یہ کس نے لگایا تھا۔ تو پتہ چلا کہ حضرت عمرؓ نے۔ رسولؐ اللہ نے اسے اکھیڑ کر پھر لگایا تو اگلے سال وہ بھی پھل لے آیا۔

رسول کریم ﷺ کے پاس کسی غزوہ سے مرغی کے انڈے کے برابر سونا آیا۔ آپؐ نے پوچھا سلمان فارسی کس حال میں ہے؟ جس نے آزادی کیلئے معاہدہ کیا تھا۔ مجھے بلایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمان! یہ سونا لو اور اپنے اوپر جو قرض باقی ہے ادا کردو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ذمہ قرض کے مقابل پر اس کی کیا حیثیت ہے۔ یہ تو بہت کم ہے۔ آپؐ نے وہ سونا ہاتھ میں لے کر زبان سے اس پر کچھ تبرک عطا کیا اور فرمایا اب یہ لے لو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہاری ادائیگی کے سامان فرما دے گا۔ چنانچہ وہ سونا لے کر میں نے اس کا وزن کیا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں سلمان کی جان ہے وہ پورا چالیس اوقیہ نکلا۔ میں نے اپنا سارا قرض ادا کردیا اور آزاد ہوگیا۔ اس کے بعد پہلا غزوہ جس میں میں رسولؐ اللہ کے ساتھ شریک ہوا وہ غزوہ خندق تھا پھر اس کے بعد تو کسی بھی غزوہ میں کبھی آپؐ سے پیچھے نہیں رہا۔

(مسند احمد جلد5 ص444.439 و اسد الغابہ جلد2 ص 328 تا 330۔ مجمع الزوائد جلد9 ص336 تا 342)

حضرت سلمانؓ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے رسول کریم ﷺ کو اس شخص کے بارے میں بتایا جس نے مجھے رسولؐ اللہ کی نشانیاں بتائی تھیں تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ شخص جنت میں داخل ہوگا اسی نے مجھے آپ کے نبی ہونے کے بارے میں راہنمائی کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں اسلام قبول کرنے والا شخص ہی داخل ہوگا۔

غزوہ خندق میں شرکت

غزوہ اُحد سے واپسی پر ابوسفیان نے آئندہ سال پھر بدر میں جنگ کا اعلان کیا۔ یہود مدینہ اور غطفان کے ساتھ مل کر عرب کے تمام قبائل سے لشکر اکٹھے کرکے مدینہ پر چڑھائی کردی۔ جب وہ مکہ سے چلے تو رسول کریم ﷺ نے صحابہ سے مشورہ کیا۔ حضرت سلمان فارسیؓ اس وقت غلامی سے آزاد ہوکر پہلی دفعہ کسی جنگ میں شامل ہو رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایران میں جب ہمیں محصور ہو جانے کا خطرہ ہو تو ہم اپنے گرد خندق کھود کر دفاع کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری جلد2 ص566)

پیش آمدہ حالات میں مسلمانوں کو یہ رائے بہت پسند آئی۔ رسول کریم ﷺ نے خندق کی کھدائی کیلئے خود نشان لگائے۔ ہر دس افراد کے لئے چالیس ہاتھ جگہ کھدائی کیلئے مقرر فرمائی۔ حضرت سلمانؓ کافی مضبوط اور صحت مند تھے۔ مہاجرین نے کہا کہ سلمانؓ ہمارے ساتھ خندق کی کھدائی میں شامل ہوں۔ انصار نے کہا ہم سے زیادہ ان پر کسی کا حق نہیں اور یہ ہم میں سے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ سَلْمَانُ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ کہ سلمان ہم اہل بیت میں سے ہیں۔ (مستدرک جلد3 ص598، دلائل البیہقی جلد3 ص 399، ابن ہشام جلد3 ص240)

ایک عرب شاعر نے حضرت سلمانؓ کی یہ فضیلت یوں بیان کی ہے۔

لَقَدْ رَقِيَ سَلْمَانُ بَعْدَ رِقِّهِ
مَنْزِلَةً شَامِخَةَ الْبُنْيَانِ
وَكَيْفَ لَا وَالْمُصْطَفٰى قَدْ عَدَّهُ
مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ الْعَظِيمِ الشَّانِ

یعنی حضرت سلمانؓ اپنی غلامی سے آزاد ہوکر ایک نہایت بلند مقام اور مرتبہ پر فائز ہوئے اور ایسا کیوں نہ ہوتا جبکہ حضرت محمد مصطفی ﷺ نے انہیں اپنے عظیم الشان اہل بیت میں شمار فرمایا۔ (سیرۃ الحلبیہ باب غزوہ الخندق)

خندق کی کھدائی کے دوران نشان کا ظہور

حضرت سلمانؓ اور بعض اور صحابہ نے خندق کی کھدائی کے دوران ایک ایمان افروز نشان کے ظہور کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت سلمانؓ کہتے ہیں کہ میں نے خندق کے ایک حصہ میں کدال سے ضرب لگائی تو سخت چٹان سامنے آئی۔ رسول اللہ ﷺ میرے قریب ہی تھے۔ آپؐ نے کدال میرے ہاتھ سے لے لی اور اپنی چادر ایک طرف رکھ کر چٹان پر ضرب لگائی اور ایک شعلہ نکلا۔ آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔ وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ ...... (الانعام 116) کہ تیرے رب کی بات سچائی اور عدل کے ساتھ پوری ہوئی۔ اس کی باتوں کو کوئی تبدیل کرنے والا نہیں اور وہ بہت سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس ضرب سے پتھر کا ایک تہائی حصہ ٹوٹ گیا۔ حضرت سلمانؓ کھڑے دیکھ رہے تھے۔ پھر آپؐ نے دوسری ضرب لگائی اور پھر وہی آیت پڑھی۔ دوبارہ ایک شعلہ پتھر سے نکلا اور پتھر کا ایک تہائی مزید شکستہ ہوگیا۔ پھر آپ نے تیسری ضرب لگائی اور وہی آیت پڑھی۔ ایک شعلہ بلند ہوا اور باقی پتھر بھی شکستہ ہوگیا۔ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی ہر ضرب پر میں نے دیکھا کہ ایک شعلہ بلند ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے سلمانؓ! کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟ حضرت سلمانؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں نے یہ نظارہ دیکھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب میں نے پہلی ضرب لگائی تو مجھے کسریٰ شاہ ایران کے کئی شہروں کا نظارہ کروایا گیا یہاں تک کہ میں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ موجود صحابہ نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں یہ فتوحات عطا کرے اور ان ممالک کے اموال غنیمت ہمارے حصہ میں آئیں۔ آپؐ نے یہ دعا کی۔ پھر میں نے دوسری ضرب لگائی تو قیصر شاہ روم کے شہروں کا نظارہ مجھے کروایا گیا اور میں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ صحابہ نے پھر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ آپ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ یہ فتوحات عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے پھر دعا کی۔ پھر میں نے تیسری بار ضرب لگائی تو میرے سامنے ملک حبشہ کے شہر اور اردگرد کی بستیاں دکھائی گئیں۔ میں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ دوسری روایت میں یہ بھی ذکر ہے کہ ہر ضرب کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے بھی نعرہ تکبیر بلند کیا اور صحابہ نے بھی آپؐ کے ساتھ نعرے لگائے۔

(نسائی کتاب الجہاد باب غزوہ الترک، مجمع الزوائد جلد6 ص131، ابن ہشام جلد3 ص234)

چنانچہ بعد کے زمانے میں حضرت سلمانؓ نے یہ پیشگوئیاں اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھیں ایرانی فتوحات کے زمانہ میں آپ نے اسلامی لشکر کے امیر کے طور پر خدمات انجام دیتے ہوئے کامیابی حاصل کی۔

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے ایک لشکر کے امیر حضرت سلمانؓ فارسی تھے۔ انہوں نے ایک ایرانی قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا آپ ان پر حملہ کیوں نہیں کرتے۔ آپؓ نے فرمایا کہ انہیں میرے پاس بلاؤ تاکہ میں انہیں اس طرح دعوت دوں جس طرح رسول اللہ ﷺ پہلے دعوت اسلام دیا کرتے تھے۔

حضرت سلمانؓ نے انہیں نہایت خوش اسلوبی سے دعوت دیتے ہوئے کہا کہ دیکھو میں تم میں سے ایک فارسی شخص ہوں اور تم دیکھ رہے ہو کہ عرب میری اطاعت کرتے ہیں اگر تم مسلمان ہو جاتے ہو تو تمہارے حق ہمارے اوپر اور ہمارے حق تمہارے اوپر

ہوں گے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ اپنے دین پر قائم رہتے ہوئے جزیہ ادا کرو۔ حضرت سلمانؓ نے فارسی زبان میں بھی ان سے خطاب کیا اور کہا یہ آخری صورت قابل تعریف نہیں کہ ہم تم سے جنگ کریں۔ پھر بھی جب انہوں نے کوئی بات نہ مانی تو تین دن تک مسلسل یہی دعوت دیتے رہے بالآخر مجبوراً حملہ کرنا پڑا اور اس محل اور قلعہ کو فتح کرلیا۔

(مسند احمد جلد 5 ص 440، ترمذی 1548)

عدل واعتدال

حضرت سلمانؓ فارسی کے قبول اسلام کے بعد رسول کریم ﷺ نے ان کی مؤاخات حضرت ابودرداءؓ سے قائم فرمائی۔ جب ان کے گھر گئے تو دیکھا کہ ان کی بیوی نے برا حال بنا رکھا ہے۔ سبب پوچھا تو کہنے لگیں تمہارے بھائی کی دنیا سے بے رغبتی نے اس حال پر پہنچایا ہے۔ وہ دن کو روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے اپنے اس دینی بھائی کو اعتدال پر لانے کی تجویز کی۔ ابودرداءؓ نے جب اپنے اس مہمان بھائی کو کھانا پیش کیا تو حضرت سلمانؓ نے انہیں بھی ساتھ شامل ہونے کو کہا۔ انہوں نے بتایا کہ وہ نفلی روزے سے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے کہا کہ میں بھی کھانا نہ کھاؤں گا جب تک آپ افطار نہ کریں۔ بے شک آپ ایک دن روزہ رکھیں اور ایک دن افطار کرلیں۔

حضرت ابودرداءؓ عبادت کیلئے کھڑے ہونے لگے تو حضرت سلمانؓ بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور کہا آپ رات کا ایک حصہ سوئیں اور پھر نماز پڑیں۔ حضرت سلمانؓ نے رسول کریم ﷺ سے جا کر عرض کیا تو رسولؐ اللہ نے فرمایا سلمان ٹھیک کہتے ہیں۔ تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ دوست اور مہمان کا بھی تم پر حق ہے پس ہر حقدار کو اس کا حق دو۔

دوسری روایت میں ہے کہ رسولؐ اللہ نے فرمایا سلمان تم سے زیادہ سمجھدار اور دین کی گہرائی سے واقف ہے۔ (اصابہ جز 4 ص 113)

علم وفضل

حضرت سلمانؓ نے اپنے تحقیقی سفروں اور علماء کی صحبت میں توریت کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ وہ بیان کرتے تھے کہ میں نے توریت میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو یعنی ہاتھ منہ دھونا کھانے کے موجب برکت ہے۔ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اس کا ذکر کیا کہ میں نے تورات میں اس طرح پڑھا ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ دراصل کھانے سے پہلے اور بعد میں دونوں دفعہ وضوء یعنی ہاتھ منہ دھونا موجب برکت ہے۔ (مسند احمد جلد 5 ص 441)

ایک دفعہ کسی غیر مسلم نے حضرت سلمانؓ کو طعنہ دیا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے نبی تمہیں پیشاب پاخانے کے آداب سکھاتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے کمال حاضر جوابی سے اسی بات کو فضیلت کے طور پر اس رنگ میں پیش کیا اور فرمایا کہ ہاں وہ ہمیں یہ ادب سکھاتے ہیں کہ ہم دائیں ہاتھ سے استنجاء نہ کریں اور قبلہ رخ ہوکر پاخانہ نہ کریں اور صفائی کیلئے گوبر یا ہڈی کا استعمال نہ کریں اور کم از کم تین ڈھیلے استعمال کریں۔ (مسند احمد جلد 4 ص 437)

حضرت سلمانؓ فارسی نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہ کر بہت کچھ سیکھا اور یاد رکھا۔ ابوعثمانؓ کہتے ہیں میں حضرت سلمانؓ کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ایک درخت سے خشک ٹہنی توڑی اور اسے جھاڑا تو اس کے پتے گر گئے۔ اور کہنے لگے تم مجھ سے پوچھو گے نہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟ پوچھا تو کہنے لگے رسول کریم ﷺ نے ایک دفعہ میرے لئے ایسا ہی کیا پھر فرمایا کہ مسلمان بندہ جب اچھی طرح وضو کر کے پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس خشک پتوں کی طرح جھڑ جاتے ہیں پھر یہ آیت پڑھی۔ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ...... (ھود:) (مسند احمد جلد 5 ص 437)

یعنی دن کے اطراف اور رات کے اوقات میں نماز قائم کرو یقیناً نیکیاں بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

سلمانؓ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا "تمہیں پتہ ہے جمعہ کا دن کیا ہے؟" میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں فرمایا کہ "یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے تمہارے باپ آدم کو پیدا کیا۔ جو شخص اس دن پاک صاف ہو کر جمعہ پڑھنے جائے اور امام کے نماز پڑھنے تک کسی سے کلام نہ کرے تو یہ اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔" (اسد الغابہ جلد 2 ص 331)

حضرت سلمانؓ عملی زندگی میں سنت رسولؐ کی خوب پابندی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مہمان آیا تو آپ نے جو گھر میں تھا پیش کرنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ "اگر رسول کریم ﷺ نے ہمیں تکلف سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم آپ کے لئے ضرور تکلف سے اہتمام کرتے۔" (مسند احمد جلد 5 ص 441)

حلال وحرام کے بارہ میں ایک دفعہ آپ نے یہ واضح اور اصولی ارشاد رسولؐ بیان فرمایا کہ رسول کریم ﷺ سے گھی یا پنیر وغیرہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے اور حرام وہ جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حرام کردیا۔ جس چیز کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے خاموشی اختیار کی وہ اس میں شمار ہوگی جس سے اس نے درگزر اور عفو فرمایا ہے۔

(ابن ماجہ 3367 ترمذی 1726)

حضرت سلمانؓ نے اچھا حافظہ پایا تھا۔ رمضان کے فضائل کے بارہ میں آپ رسول اللہ ﷺ کی ایک نہایت مفصل اور جامع تقریر کا ذکر کیا کرتے تھے جو رسولؐ اللہ نے شعبان کے آخری دن فرمائی تھی۔

(مشکوۃ المصابیح کتاب الصوم)

حضرت سلمانؓ سے اصحاب رسولؐ حضرت انسؓ، حضرت کعبؓ بن عجرہ، حضرت عبداللہؓ بن عباس اور حضرت ابوسعیدؓ کے علاوہ کئی تابعین بھی روایت حدیث کرتے ہیں۔

اللہ اور رسولؐ سے محبت

رسول کریم ﷺ نے فرمایا میرے صحابہ میں سے چار ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ خاص محبت کا تعلق رکھتا ہے۔ وہ سلمان، مقداد، ابوذر اور عمار بن یاسر ہیں۔ رسول کریمؐ نے حضرت سلمانؓ سے فرمایا کہ آپ مجھ سے کبھی بغض نہ رکھنا ورنہ اپنے دین سے دور ہو جاؤ گے۔ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں آپ سے کیسے بغض یا عداوت رکھ سکتا ہوں حالانکہ اللہ نے مجھے آپؐ کے ذریعہ ہدایت عطا فرمائی۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم عربوں سے بغض وعداوت رکھو گے تو سمجھو کہ مجھ سے عداوت ہے۔ (مسند احمد جلد 5 ص 440)

زہد وخشیت

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ رات کو حضرت سلمانؓ سے مجلس فرماتے تھے اور بعض دفعہ تو لگتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ وقت بس انہیں کا ہو کر رہ گیا ہے۔ (اسد الغابہ جلد 2 ص 331)

حضرت سلمانؓ نہایت محنتی انسان تھے اور اپنے ہاتھ کی کمائی سے رزق حاصل کرنا پسند کرتے تھے۔ آپ کھجور کی شاخوں سے چٹائیاں بن کر روزی کماتے تھے۔ پانچ ہزار درہم کی رقم وظیفہ یا گزارہ کے طور پر حاصل ہوتی تھی وہ سب غرباء اور مساکین میں خرچ کر دیتے تھے۔ (اصابہ جز 3 ص 114)

بوقت وفات آپ کا ترکہ چند درہم کے سوا کچھ نہ تھا۔ آپ کی بیماری میں حضرت سعدؓ عیادت کیلئے آئے تو یہ رونے لگے۔ انہوں نے کہا کہ آپ صحابی رسولؐ ہیں روتے کیوں ہیں؟ کہنے لگے میں دنیا کے شوق یا آخرت کی ناپسندیدگی کی وجہ سے نہیں روتا۔ مگر رسول کریم ﷺ سے جو عہد بیعت باندھا تھا۔ ڈرتا ہوں کہ اس میں کوئی زیادتی نہ کرلی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تھا ایک شخص کیلئے ایک سوار کی زادراہ کے برابر کافی ہے۔

(ابن ماجہ 4104، مسند احمد جلد 5 ص 438)

آخری زمانہ میں حضرت سلمانؓ عراق آکر آباد ہوگئے جب کہ آپ کے دینی بھائی ابودرداءؓ شام میں تھے۔ دونوں میں خط وکتابت رہی۔ حضرت ابودرداءؓ نے انہیں لکھا تھا کہ ہمارے جدا ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے مال بھی عطا کیا اور اولاد بھی دی۔ میں ارض مقدسہ میں مقیم ہوں۔ حضرت سلمانؓ نے جواباً تحریر کیا کہ جہاں تک آپ نے مال کا ذکر کیا ہے تو یاد رکھیں کہ خیر وبرکت کثرت مال سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ بھلائی اس میں ہے کہ تمہارا حلم زیادہ ہو اور تمہارا علم تمہیں فائدہ دے۔ جہاں تک آپ نے ارض مقدس میں آباد ہونے کا لکھا ہے تو محض کوئی زمین کسی کو کوئی فائدہ نہیں دیتی۔ پس اپنی رائے اور سمجھ کے مطابق اعمال کرتے جاؤ اور اپنے آپ کو ہمیشہ مُردوں میں سے سمجھو۔

ایک دفعہ مدائن کے گورنر حضرت حذیفہؓ نے آپ سے کہا کہ ہم آپ کیلئے کوئی گھر کیوں نہ تعمیر کردیں۔ کہنے لگے کیوں؟ تم مجھے بادشاہ بنانا چاہتے ہو کہ مدائن میں آپ کے محل جیسا میرا محل ہو۔ انہوں نے کہا نہیں بالکل سادہ سا اور چھوٹا سا گھر۔ کہنے لگے ہاں یہ میرے دل کی بات کہی ہے۔ (اسد الغابہ جلد 2 ص 331)

حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہؓ بن یمان کے بعد حضرت سلمانؓ فارسی کو مدائن کا گورنر مقرر فرمایا۔

(حیات القلوب جلد 2 ص 780، المسعوی جلد 2 ص 314)

شادی واولاد

حضرت سلمانؓ نے کندہ قبیلہ میں شادی کی تھی۔ بیوی کا نام بقیرہ تھا۔ ایک روایت کے مطابق آپ کی اولاد تین بیٹیاں تھیں۔ اور جب کہ ایک گروہ کی رائے ہے کہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں تھیں۔ بیٹے کا نام کثیر تھا۔ اصبہان میں تھا۔ بیٹیاں مصر میں تھیں۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 403، اصابہ جز 3 ص 13 واسد الغابہ جلد 3 ص 333)

35ھ میں حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں وفات ہوئی۔ روایات کے مطابق وفات سے قبل حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے ملاقات ثابت ہے جس سے ظاہر ہے کہ ان کی وفات حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے پہلے ہوئی۔

آپ کی عمر کے بارہ میں محیّر العقول اور مبالغہ آمیز روایات مشہور ہیں کہ آپ کی عمر ساڑھے تین سو برس ہوئی اور آپ نے حضرت عیسیٰؑ سے بھی ملاقات کی۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمانؓ کی عمر کے بارہ میں تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اکثر روایات میں اڑھائی سو سال عمر بیان ہے اور اس سے زائد کے بارہ میں اختلاف ہے لیکن مزید تحقیق پر ثابت ہوا کہ ان کی عمر اسی سال ہوئی۔ (اصابہ جز 3 ص 113)

وفات

حضرت بقیرہؓ زوجہ حضرت سلمانؓ فارسی روایت کرتی ہیں کہ بوقت وفات حضرت سلمانؓ اپنے چوبارے میں تھے جس کے چار دروازے تھے۔ مجھے کہنے لگے بقیرہ! یہ دروازے کھول دو، میں آج کچھ پیش رو فرشتوں کو آتے دیکھتا ہوں۔ نامعلوم وہ کس دروازے سے آجائیں۔ پھر انہوں نے مشک منگوایا اور کہا اسے پانی سے ملا کر ایک برتن میں رکھو پھر اسے میرے بستر کے گرد چھڑک دو پھر نیچے اتر جانا اور کچھ دیر بعد آکر مجھے بستر پر دیکھ جانا۔ میں نے واپس جا کر دیکھا تو ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔

(سیر اعلام النبلاء جلد 1 ص 403)

حضرت سلمانؓ نے مدائن میں وفات پائی ان کا مزار مدائن میں ہے اس بستی کو سلمان پاک کہتے ہیں یہ طاق کسریٰ سے ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ حضرت حذیفہؓ کی قبر بھی حضرت سلمانؓ فارسی کے پہلو میں ہے۔

اطلاعات اعلانات

درخواست دعا

مکرم نعیم الرشید ڈوگر صاحب مربی سلسلہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بخار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سپریم کورٹ ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں آکسیجن کی مشین لگی ہوئی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مقبول احمد ڈوگر صاحب زخمی ہیں ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی ٹانگ کا آپریشن متوقع ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا عبدالکریم صاحب سابق صدر حلقہ وحدت کالونی شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم کرنل (ر) محمد یحییٰ صاحب لاہور لکھتے ہیں۔

مکرم چوہدری محمد اشرف گوندل صاحب شادیوال گجرات کے منہ میں کینسر ہے۔ سی ایم ایچ راولپنڈی میں اپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم انوار الحق صاحب شعبہ مال اور ان کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم راجہ احمد سلطان صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم راجہ محمد افضل صاحب کا بائی پاس متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

مکرم ظفر احمد اقبال بھٹی صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

منارۃ المسیح کی تکمیل کے لئے تحریک

خدا تعالیٰ کی طرف سے 1900ء میں حضرت مسیح موعود کو تحریک ہوئی کہ قادیان کی بیت اقصیٰ میں ایک سفید منار تعمیر کیا جائے نیز یہ خبر دی گئی کہ دین کی نشاۃ ثانیہ سے اس منار کی تعمیر کا گہرا تعلق ہے۔

یہ زمانہ مالی اعتبار سے جماعت کے لئے بڑا پُر آشوب زمانہ تھا۔ ویسے بھی جماعت کی تعداد نہایت قلیل تھی اور ایسے عظیم الشان منار کے لئے کثیر رقم کی ضرورت تھی جس کا مہیا ہونا ایک مختصر سی جماعت کے لئے بڑا ہی مشکل امر تھا مگر جونہی خدا کا حکم آ گیا حضرت اقدس نے ہر قسم کے عواقب و خطرات سے بے نیاز ہو کر 28 مئی 1900ء کو جماعت کے نام ایک مفصل اشتہار شائع فرمایا۔

یکم جولائی 1900ء کے اشتہار میں منار کے اخراجات کی فراہمی کے لئے حضرت اقدس نے اپنے 101 خدام کی ایک فہرست شائع کرتے ہوئے کم از کم ایک ایک سو روپیہ چندہ دینے کی تحریک فرمائی اور فیصلہ کیا کہ اس پر لبیک کہنے والوں کے نام منار پر بطور یادگار کندہ کرائے جائیں گے۔ اس تحریک کے ساتھ ہی آپ کے چار مخلص خدام منشی عبدالعزیز صاحب اوجلوی اور میاں شادی خان صاحب لکڑی فروش سیالکوٹ، مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور شیخ نیاز احمد صاحب تاجر وزیر آباد نے حضور کی شرط کے مطابق چندہ پیش کر دیا جن میں سے اول الذکر دو احباب کا تذکرہ حضور نے اس اشتہار کے آغاز میں بھی نہایت درجہ تعریفی کلمات میں فرمایا اور ان کی قربانی کو جماعت کے لئے قابل رشک قرار دیا۔ حضرت اماں جان نے منار کے لئے ایک ہزار روپیہ کا چندہ لکھوایا جو دہلی کے ایک ذاتی مکان کی فروخت سے ادا کیا۔

13 مارچ 1903ء بروز جمعہ اس کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس دن جمعہ کی نماز کے بعد حضرت مسیح موعود کے حضور حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری، مرزا خدا بخش صاحب، شیخ مولا بخش صاحب، قاضی ضیاء الدین صاحب وغیرہ احباب نے عرض کیا کہ حضور کے دست مبارک سے منارۃ المسیح کی بنیادی اینٹ رکھی جائے تو مناسب ہوگا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں تو ابھی تک معلوم بھی نہیں کہ آج اس کی بنیاد رکھی جاوے گی۔ اب آپ ایک اینٹ لے آئیں میں اس پر دعا کر دوں گا اور پھر جہاں میں کہوں وہاں آپ جا کر رکھ دیں۔ چنانچہ حکیم فضل الٰہی صاحب اینٹ لے آئے اور حضور نے اسے ران مبارک پر رکھ کر لمبی دعا فرمائی۔ دعا کے بعد آپ نے اس اینٹ پر دم کیا اور حکیم فضل الٰہی صاحب سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس کو (مجوزہ) منارۃ المسیح کے مغربی حصہ میں رکھ دیں۔ حکیم صاحب موصوف اور دوسرے احباب یہ مبارک اینٹ لے کر جب بیت اقصیٰ پہنچے تو راستہ میں مولوی عبدالکریم صاحب نماز جمعہ پڑھا کر واپس آ رہے تھے۔ مولوی صاحب کا معمول تھا کہ نماز جمعہ سے فارغ ہو کر دیر تک بیت اقصیٰ میں بیٹھتے تھے۔ علم و حکمت کی یہ بڑی پُرکیف محفل ہوتی تھی جس میں باہر سے آنے والے احباب آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور آپ سے استفادہ کرتے تھے۔ اس دن بھی حسب معمول دیر سے آ رہے تھے۔ راستہ میں جب یہ حال آپ کو معلوم ہوا تو آپ رقت سے بھر گئے اور یہ اینٹ لے کر اپنے سینہ سے لگائی اور بڑی دیر تک دعا کرتے رہے اور فرمایا کہ یہ آرزو ہے کہ یہ کام فرشتوں میں شہادت کے طور پر رہے۔ آخر وہ اینٹ فضل الدین صاحب احمدی معمار نے بنیاد کی مغربی حصہ میں پیوست کر دی اور حضرت میر ناصر نواب صاحب اس کام کے نگران مقرر ہوئے۔ مینار کی بنیاد بہت گہری وسیع و عریض اور کنکریٹ کے ذریعہ سے مضبوط کر کے اٹھائی گئی۔

مینار کی تکمیل کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے بہت سی برکات کا نزول وابستہ تھا اور اس لئے حضور اسے جلد سے جلد مکمل ہوتا دیکھنا چاہتے تھے۔ مگر دلی خواہش و تمنا کے باوجود مالی مشکلات کے باعث تعمیر کا کام رک گیا۔ تب حضور نے اپریل 1905ء میں جماعت کے مخلصین سے چندہ خاص کی تحریک فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس وقت پانچ ہزار کی ضرورت ہے۔ اگر پانچ ہزار دوست ایک ایک روپیہ دیں تو یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ مگر مالی تنگی کے باعث اس تحریک کا کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی روایت ہے کہ جب مینار کا کام (فنڈ کی کمی کے باعث) بند پڑا رہا تو ایک دن کسی شخص نے سوال کیا کہ حضور یہ مینار کب تیار ہوگا؟ حضور نے فرمایا اگر سارے کام ہم ہی ختم کر جاویں تو پیچھے آنے والوں کے لئے ثواب کہاں سے ہوگا؟ چنانچہ یہی ہوا کہ حضور کی زندگی میں مینار کی عمارت صحن بیت کی سطح سے چھ فٹ سے زیادہ بلند نہ ہو سکی۔

سیدنا حضرت مصلح موعود نے 27 نومبر 1914ء کے خطبہ میں مخلصین کو تحریک فرمائی کہ وہ منار کی تکمیل میں حصہ لیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس کی تکمیل سے بہت سی برکات کے نزول کی پیشگوئی فرمائی ہے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اسی کی بدولت ہمارے موجودہ ابتلاؤں کو دور کر دے۔ خطبہ جمعہ کے بعد حضور نے منار کی اس عمارت پر اپنے دست مبارک سے اینٹ رکھی جو نامکمل تھی۔ بظاہر حالات بہت مخدوش تھے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی توجہ اور مخلصین کی قربانیوں سے دسمبر 1916ء میں منار تقریباً مکمل ہو گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی اجازت خاص سے حضرت چوہدری مولا بخش صاحب (والد بزرگوار ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب) کی طرف سے یادگاری پتھر نصب کیا گیا۔ فروری 1923ء میں اس پر گیس کے ہنڈے نصب ہوئے۔

1929ء میں منارۃ المسیح پر گھڑیاں لگانے کے لئے ویسٹ اینڈ واچ کمپنی سے خط و کتابت کی گئی۔ 1930ء میں منار پر لیمپ لگائے گئے اور 1931ء میں ٹاور کلاک آیا۔ اکتوبر 1935ء میں منارۃ المسیح پر بجلی کے لئے وائرنگ کی منظوری دی گئی۔

"منارۃ المسیح" کی تکمیل سے وہ تمام اغراض و مقاصد پورے ہوئے جو اس کی بنیاد کے وقت حضرت مسیح موعود کے پیش نظر تھے اور جیسا کہ حضور نے خبر دی تھی، اس کی تعمیر کے بعد احمدیت کی روشنی دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور دعوت حق کے ایک جدید اور انقلابی دور کا آغاز ہوا۔

حضرت مسیح موعود نے فیصلہ فرمایا تھا کہ منارۃ المسیح کے لئے کم از کم سو روپیہ دینے والوں کے نام منار پر بطور یادگار کندہ کرائے جائیں گے۔ چنانچہ منار کی تکمیل کے بعد اس پر قریباً 1929ء میں دوسو گیارہ مخلصین کے نام لکھوا دیئے گئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 2 ص 115۔ جلد 4 ص 161)

اعلان داخلہ

IQRA یونیورسٹی نے بیچلر، ماسٹر اور Ph.D پروگرامز میں مندرجہ ذیل فیلڈز میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ بزنس ایڈمنسٹریشن، (BE) الیکٹرانک انجینئرنگ، (BS) کمپیوٹر سائنس ٹیلی کمیونیکیشن اینڈ نیٹ ورکس ایڈورٹائزنگ، فیشن اینڈ ٹیکسٹائل ڈیزائننگ، میڈیا سائنسز۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 26 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں 02135310816-26 یا وزٹ کریں۔
www.iqra.edu.pk

یونیورسٹی آف کراچی نے BS,BPA,BBA,MBA,M.Pharm (ایوننگ پروگرامز) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ 45% سے کم نمبر حاصل کرنے والے یونیورسٹی میں داخلہ کے اہل نہیں ہیں۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 7 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ کریں 02199261300-07 یا www.uok.edu.pk وزٹ کریں۔

یونیورسٹی آف پنجاب، ڈیپارٹمنٹ آف انگلش لینگوئج اینڈ لٹریچر نے Graduate Diploma in Linguistics اور Postgraduate Diploma ELT میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارم انگلش ڈیپارٹمنٹ کے آفس سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 14 دسمبر ہے۔ مزید معلومات کے لئے 04299231168 پر رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

مکرم عبدالحفیظ خان صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار ایک سال سے پنڈلیوں، گھٹنوں، کمر اور کولہے میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ اب چلنے پھرنے سے بھی معذور ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے عاجز کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور انجام بخیر فرمائے۔ آمین

مکرم عمر احمد صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی زینا عمر نمونیہ کی تکلیف میں مبتلا ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بچی کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم چوہدری رشید محمود کاہلوں صاحب صدر حلقہ سبزہ زار لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری چھوٹی بہو مکرمہ عظمیٰ چٹھہ صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عامر محمود کاہلوں صاحب میڈرڈ سپین پچھلے 12 دن سے شدید بخار اور گلے کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہے۔ علاج جاری ہے۔ مگر فی الحال افاقہ نہیں ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو جلد از جلد صحت کاملہ دے۔ آمین

مکرم شکیل مسعود احمد خان صاحب دارالفتوح غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی بہن مکرمہ ڈاکٹر یاسمین آفتاب صاحبہ ایک عرصہ سے گردوں کے عوارض میں مبتلا ہیں اور اب نیشنل ہسپتال ڈیفنس لاہور میں داخل ہیں Kidney Transplant کے لئے آپریشن متوقع ہے۔ ان کو یہ گردہ میری چھوٹی بہن مکرمہ شازیہ رشید صاحبہ Donate کر رہی ہیں جن کی اپنی صحت بھی اتنی بہتر نہیں۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں معجزانہ رنگ میں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے بچائے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد ریاض نوید صاحب دارالصدر غربی قمر ربوہ حال ہمبرگ جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے والد مکرم شیخ محمد اکرام صاحب نوید جنرل سٹور گولبازار ربوہ مورخہ 13 نومبر 2010ء کو طویل علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے 81 برس کی بھرپور زندگی پائی۔ مرحوم کی نماز جنازہ بیت المبارک میں نماز ظہر کے بعد مورخہ 17 نومبر 2010ء کو محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے پڑھائی اور تدفین کے بعد قبر پر دعا بھی آپ نے ہی کروائی۔ والد مرحوم اپنے بہن بھائیوں میں اکیلے احمدی تھے مرحوم کے 6 بھائی اور 2 بہنیں تھیں باوجود شدید مخالفت کے وہ احمدیت پر آخر دم تک قائم رہے اور اپنے بھائیوں اور بہنوں کو بھی یہی کہتے رہے کہ یہ صحیح راستہ ہے اپنی ہنس مکھ اور اعلیٰ اخلاق کی بدولت اپنے بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ قابل احترام شخصیت کے حامل رہے سب بہن بھائی بہت تعریف کرتے تھے۔ خاندان مسیح موعود کے ہر فرد سے نہایت محبت اور شفقت اور احترام کا رشتہ رہا۔ خاندان مسیح موعود کے ہر فرد نے بھی ہمیشہ عزت و تکریم کی۔ جس کی وجہ سے ہمیشہ اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتے رہے اور ہمیں بھی خاص طور پر خاندان کے ہر فرد سے عزت و تکریم کے ساتھ پیش آنے کی تلقین کرتے رہے۔ کہتے تھے یہی نیک نامی میرا سرمایہ ہے۔ مرحوم نے اپنے لواحقین میں خاکسار، مکرم شیخ محمد اعزاز نوید صاحب کینیڈا، مکرم شیخ محمد طیب نوید صاحب ہمبرگ جرمنی، مکرم شیخ محمد سہیل نوید صاحب ربوہ، مکرم شیخ محمد طاہر نوید صاحب راٹسے برگ جرمنی، مکرم فضل ربی صاحب ربوہ اور مکرمہ ثمر شیریں صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد کلیم صاحب گوٹنگن چھوڑی ہیں۔ ہم سب بہن بھائی تمام احباب جماعت کے ممنون ہیں کہ انہوں نے گھر آ کر اس موقع پر تعزیت کی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ابا کے درجات بلند کرے اور جوار رحمت میں جگہ دے اور ہم سب کو صبر جمیل اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خبریں

پاکستان ہاکی اور سکواش کا ایشیائی چیمپئن بن گیا

ایشین گیمز میں ہاکی فائنل مقابلہ جیت کر پاکستان 20 سال بعد ہاکی کا ایشیائی چیمپئن بن گیا۔ گرین شرٹس نے فائنل میں یکطرفہ طور پر ملائیشیا کو 0-2 سے شکست دی اور ساتھ ہی 2012ء لندن اولمپکس کے لئے بھی کوالیفائی کر لیا۔ اس سے قبل پاکستان نے ملائیشیا کو ہی زیر کر کے سکواش ٹیم ایونٹ میں بھی طلائی تمغہ حاصل کیا، اس سے قبل پاکستان نے سکواش میں 12 برس قبل سونے کا تمغہ جیتا تھا۔

خفیہ ایجنسیوں کے حکام عدلیہ کو جوابدہ ہیں

اڈیالہ جیل سے 11 قیدیوں کے لاپتہ ہونے کے مقدمے میں حکومت حساس اداروں کو سپریم کورٹ کی جانب سے براہ راست نوٹس بھیجنے کے خلاف اپنے اعتراض سے دستبردار ہو گئی جبکہ اٹارنی جنرل نے کہا ہے کہ آپ فیصلہ دے دیں۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری نے سماعت کے دوران ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ خفیہ ایجنسیوں کے سربراہ عدلیہ کو جوابدہ ہیں، قانون بہت طاقتور ہے کسی کا لحاظ نہیں کرتا، حساس ادارے کس قانون کے تحت کام کر رہے ہیں اور کس قانون کے تحت انہیں استثنیٰ حاصل ہے۔

توہین رسالت قانون پر عملدرآمد کے طریقہ کار میں اصلاحات، کمیٹی بنانے کا حکم

وفاقی وزیر برائے اقلیتی امور شہباز بھٹی نے آسیہ بی بی کے کیس کی رپورٹ صدر زرداری کو پیش کر دی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ملزم بے گناہ ہے اور اسے ذاتی رنجش کی بناء پر مقدمے میں پھنسایا گیا ہے۔ صدر زرداری نے توہین رسالت ﷺ قانون پر عملدرآمد کے طریقہ کار میں اصلاحات کیلئے وفاقی وزیر شہباز بھٹی کی سربراہی میں کمیٹی بنانے کا حکم دے دیا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 27۔نومبر

طلوع فجر	5:18
طلوع آفتاب	6:44
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:07

مغل بینکوئیٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام
پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
اٹک پٹرولیم
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
سروس اسٹیشن کی سہولت بھی موجود ہے
جنریٹر کی سہولت | نئی انتظامیہ کے ساتھ
احمد نگر نزد ربوہ۔ سرگودھا فیصل آباد روڈ رابطہ: 0321-7715564,0300-8403289

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
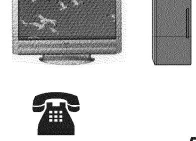
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراونڈ لاہور

حب جدوار
ہر قسم کے سردرد کیلئے ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مردوں اور عورتوں کے تمام پوشیدہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے۔ شفاء خدا دیتا ہے۔
ناصر ہومیو کلینک اینڈ سٹور
کالج روڈ ربوہ بالمقابل جدید پریس ربوہ
0300-7713148

مکان کرایہ کیلئے خالی
نصیر آباد، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈبل سٹوری پانچ مرلہ گھر کرائے کیلئے خالی ہے خواہشمند حضرات رابطہ کریں۔
خالد صدیق: 0333-4820605

ضرورت سٹاف
☆ سٹاف نرس
☆ میٹرک پاس محنتی ایماندار لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے
رابطہ: مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ
047-6213944,0315-6705199

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10